آفاقِ تحقیق

جلد05شمارہ01(2024)

https://aafaq-e-adab.com

قرآنی اخلاقیات اور عصر حاضر کے سماجی چیلنجز

The Contemporary Importance And Challenges Of Urdu Literature

Dr. Ayesha Bashir

Assistant Professor, Department of Islamic Studies International Islamic University, Islamabad
Email: *ayesha.bashir@iiui.edu.pk*

Abstract:

This research explores the relevance and application of Qur'anic ethics in addressing the pressing social challenges of the modern era. The Qur'an provides a timeless moral framework based on justice, compassion, accountability, and social equity. As societies face increasing issues such as moral degradation, social injustice, materialism, and familial disintegration, revisiting the ethical teachings of the Qur'an offers both individual and collective guidance. This study analyzes Qur'anic principles and highlights how their practical implementation can contribute to social reform.

Keywords: *Qur'anic Ethics, Social Challenges, Moral Values, Islamic Teachings*

تعارف

قرآن مجید نہ صرف عبادات کی رہنمائی فراہم کرتا ہے بلکہ ایک جامع اخلاقی نظام بھی پیش کرتا ہے جو ہر دور کے سماجی و تہذیبی مسائل کا حل فراہم کرتا ہے۔ عصر حاضر میں معاشرتی انتشار، اخلاقی زوال، خاندانی نظام کی کمزوری، انصاف کی عدم دستیابی اور طبقاتی تفاوت جیسے مسائل انسانی معاشرے کو شدید متاثر کر رہے ہیں۔ ایسے میں قرآن کی اخلاقی تعلیمات ایک مستحکم، جامع اور آفاقی ضابطہ حیات کی حیثیت رکھتی ہیں جو انسان کو فرداً فرداً اور اجتماعی سطح پر درست سمت کی طرف رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ اس تحقیق کا مقصد یہ جانچنا ہے کہ قرآنی اخلاقیات کس طرح عصر حاضر کے چیلنجز کا حل پیش کرتی ہیں اور معاشرتی توازن کی بحالی میں کیا کردار ادا کر سکتی ہیں۔

قرآنی اخلاقیات کا بنیادی تصور .

صداقت، عدل، احسان، صبر، اور عفو جیسے اصولوں کی قرآنی بنیاد

قرآنِ مجید میں اخلاقیات کو انسانی کردار کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ قرآن کا اخلاقی نظام صرف انفرادی اصلاح تک محدود نہیں بلکہ ایک مکمل سماجی ڈھانچے کی تشکیل کرتا ہے۔ اس نظام کی بنیاد بعض اصولوں پر قائم ہے جو ہر دور اور ہر معاشرے میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں:

صداقت (سچائی)

سچائی کو قرآن مجید میں ایمان کا لازمی جزو قرار دیا گیا ہے۔

"یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِینَ" (التوبہ:119)

قرآن انسان کو صدقِ گفتار، صدقِ عمل، اور صدقِ نیت کا حامل بنانے پر زور دیتا ہے۔

عدل (انصاف)

عدل اسلامی معاشرت کی اساس ہے۔

"إِنَّ اللَّهَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ..." (النحل:90)

قرآن ہر حال میں عدل کی تاکید کرتا ہے، خواہ وہ خود کے خلاف ہو یا اپنے قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔

احسان (بھلائی کرنا)

احسان کا مطلب ہے کہ انسان دوسروں کے ساتھ بھلائی کرے، چاہے بدلے میں کچھ نہ ملے۔

"وَأَحْسِنُوا ۛ إِنَّ اللَّهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِینَ" (البقرہ:195)

یہ اصول سماجی تعلقات میں محبت، رواداری اور بھائی چارے کو فروغ دیتا ہے۔

صبر (ثابت قدمی)

صبر کو قرآن نے کامیابی کی کنجی قرار دیا ہے۔

"إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِینَ" (البقرہ:153)

صبر صرف مشکلات پر قابو پانے کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک اعلیٰ اخلاقی رویہ ہے۔

عفو (معافی دینا)

معافی دینا قرآنی اقدار میں شامل ہے جو معاشرتی امن و رواداری کو فروغ دیتا ہے۔

وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا..."(النور:22)"

یہ اصول دشمنی اور نفرت کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے۔

یہ تمام اخلاقی اصول فرد کی شخصیت کے ساتھ ساتھ معاشرتی ڈھانچے کو بھی منظم اور مہذب بناتے ہیں۔یہی وہ بنیاد ہے جس پر قرآن نے ایک فلاحی،عادلانہ اور پائیدار معاشرے کی عمارت کھڑی کی ہے۔

معاشرتی ناانصافی اور قرآنی عدل کا پیغام .

طبقاتی امتیاز، اقربا پروری، اور ظلم کے خلاف قرآنی ہدایات

عصرِ حاضر میں دنیا جن بڑے سماجی چیلنجز کا سامنا کر رہی ہے، ان میں سب سے سنگین مسئلہ **معاشرتی ناانصافی** کا ہے۔ قرآن مجید اس مسئلے کو نہایت شدت سے موضوع بناتا ہے اور عدل کو ایک **الٰہی حکم** کے طور پر نافذ کرنے کی تاکید کرتا ہے۔

طبقاتی امتیاز کے خلاف پیغام

اسلام کا پیغام برابری اور مساوات پر مبنی ہے۔

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ"(الحجرات:13)"

قرآن ہر قسم کے نسلی، لسانی، اور طبقاتی امتیاز کو مسترد کرتا ہے اور تقویٰ کو معیارِ فضیلت قرار دیتا ہے۔

اقربا پروری کے خلاف عدل

قرآن عدل کے قیام میں کسی قریبی رشتہ داری کو بھی آڑے آنے سے منع کرتا ہے

وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ"(الانعام:152)"

یعنی انصاف ہر حال میں ہونا چاہیے، چاہے فیصلہ اپنے حق میں ہو یا کسی عزیز کے خلاف۔

ظلم کے خلاف سخت موقف

قرآن ظلم کو ہلاکت اور فساد کی جڑ قرار دیتا ہے

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ"(ھود:113)"

یہ آیت صاف بتاتی ہے کہ ظالموں کی طرف جھکاؤ بھی ناروا ہے۔

سماجی انصاف کے قیام کی تاکید

لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَن ظُلِمَ"(النساء:148)"

قرآن مظلوم کو آواز اٹھانے کی اجازت دیتا ہے، تاکہ معاشرتی انصاف کو یقینی بنایا جا سکے۔

مال و دولت کی تقسیم میں انصاف

كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ"(الحشر:7)"

یہ آیت ہمیں معاشی عدل کا اصول دیتی ہے تاکہ دولت چند افراد کے ہاتھ میں مرتکز نہ ہو۔

ان قرآنی اصولوں کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ قرآن معاشرتی ناانصافی کو معاشرے کے امن، ترقی اور بقا کے لیے خطرہ سمجھتا ہے، اور اس کے سدباب کے لیے عدل، شفافیت، اور احتساب پر مبنی نظام کی تشکیل پر زور دیتا ہے۔

خاندانی نظام اور قرآنی اصول .

والدین، اولاد، میاں بیوی اور معاشرتی تعلقات کے بارے میں رہنمائی

خاندانی نظام کسی بھی معاشرے کی بنیادی اکائی ہوتا ہے، اور قرآنِ مجید اس نظام کو مضبوط بنیادوں پر قائم رکھنے کے لیے واضح اور جامع اخلاقی اصول فراہم کرتا ہے۔ والدین، اولاد، زوجین، اور قریبی رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کو قرآن نے نہ صرف اخلاقی فریضہ بلکہ عبادت کے درجے تک بلند کیا ہے۔

والدین کے حقوق

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا"(بنی اسرائیل:23)"

اس آیت میں توحید کے فوراً بعد والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی ہدایت دی گئی، جو ان کے مقام کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔

اولاد کے ساتھ شفقت

لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُم مِّنْ إِمْلَاقٍ"(الأنعام:151)"

قرآن بچوں کو قتل کرنے (افلاس کے خوف سے) سے منع کرتا ہے، جو دورِ جاہلیت کا ظالمانہ رواج تھا۔ اس حکم میں معاشی، جذباتی اور اخلاقی پہلو نمایاں ہیں۔

میاں بیوی کے تعلقات

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا..."(الروم:21)"

ازدواجی تعلق کو قرآن سکون، محبت اور رحمت پر مبنی قرار دیتا ہے۔ مرد و عورت کے باہمی حقوق و فرائض کو قرآن نے متوازن انداز میں بیان کیا ہے۔

قریبی رشتہ داروں سے تعلق

وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ..."(الإسراء:26)"

قرآن معاشرتی تعلقات کو مضبوط کرنے کے لیے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کی تاکید کرتا ہے۔

قرآنی اخلاقیات کی روشنی میں خاندانی نظام میں محبت، باہمی احترام، صبر، اور عدل جیسے عناصر کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، جو معاشرے میں ہم آہنگی اور استحکام پیدا کرتے ہیں۔

مادیّت پسندی اور قرآن کی زہد و قناعت کی تعلیم .

دنیا پرستی، حرص، اور دولت کی محبت کے مقابل قرآن کی نصیحتیں

موجودہ دور میں مادّی خواہشات، دولت کی دوڑ، اور دنیاوی مفادات کی شدت نے انسانی رویوں اور معاشرتی ڈھانچے کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ قرآن اس روش کو خطرناک گردانتا ہے اور زہد، قناعت، اور آخرت کی ترجیح پر زور دیتا ہے۔

دنیا کی حقیقت

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ "(الحدید:20)"

دنیا کی زندگی دھوکہ دینے والا سامان ہے، قرآن اس بات کو بار بار دہراتا ہے تاکہ انسان دنیا پرستی کے فریب میں مبتلا نہ ہو۔

حرص اور لالچ سے اجتناب

كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ "(الفجر:17-18)"

ان آیات میں دولت کی محبت کے سبب حقوق العباد سے غفلت پر تنبیہ کی گئی ہے۔

قناعت اور زہد کی تلقین

وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا "(القصص:77)"

قرآن متوازن طرزِ زندگی کی تعلیم دیتا ہے—دنیا سے بالکل کنارہ کشی نہیں، بلکہ اعتدال اور آخرت کو ترجیح۔

مال و دولت کا امتحان ہونا

إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ "(التغابن:15)"

یہ آیت یاد دلاتی ہے کہ مال و دولت نعمت کے ساتھ ساتھ آزمائش بھی ہے۔

حرص کے نتیجے میں ہلاکت

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿1﴾ حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ "(التکاثر:1-2)"

قرآن دنیا کی زیادہ طلب کو انسان کی روحانی موت قرار دیتا ہے۔

زہد و قناعت کی قرآنی تعلیمات انسان کو اپنی خواہشات پر قابو پانے، دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے، اور آخرت کی فکر کو مرکزی رکھنے کی تربیت دیتی ہیں۔ آج کے معاشرے میں یہ صفات معاشرتی سکون اور روحانی نجات کے لیے ناگزیر ہیں۔

بھی تفصیل سے پیش کر سکتا ہوں۔ کیا پیش کیا جائے؟ **(عصرِ حاضر کے سماجی مسائل کا حل قرآنی تناظر میں)** اگر آپ چاہیں تو نکتہ 5

عصرِ حاضر کے سماجی مسائل کا حل قرآنی تناظر میں .

کرپشن، جھوٹ، دھوکہ دہی، فحاشی اور سماجی بے حسی کا اخلاقی علاج

عصرِ حاضر میں انسانی معاشرہ مختلف قسم کی اخلاقی و سماجی برائیوں میں جکڑا ہوا ہے جن میں سب سے نمایاں مسائل کرپشن، جھوٹ، دھوکہ دہی، فحاشی، اور سماجی بے حسی ہیں۔ یہ مسائل نہ صرف افراد کی شخصیت کو زوال کی طرف لے جا رہے ہیں بلکہ اجتماعی معاشرتی نظام کی بنیادیں بھی ہلا رہے ہیں۔ قرآن مجید ان تمام برائیوں کے نہ صرف اسباب کی نشاندہی کرتا ہے بلکہ ان کا مکمل اور عملی علاج بھی فراہم کرتا ہے۔

کرپشن (فساد فی الارض)

قرآن میں کرپشن کو زمین میں فساد پھیلانے کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا"(الاعراف:56)"

کرپشن صرف مالی ہی نہیں بلکہ اخلاقی، سیاسی اور عدالتی کرپشن بھی معاشرے کو تباہ کرتی ہے۔ قرآن نظامِ عدل، دیانت، اور امانت کی بنیاد پر کرپشن کا تدارک کرتا ہے۔

جھوٹ (کذب و بہتان)

جھوٹ کو قرآن مجید نے صریحاً گناہ کبیرہ قرار دیا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ"(الزمر:3)"

اسلامی معاشرے میں صداقت اور شفافیت کی فضا جھوٹ کے خاتمے سے ہی پیدا ہو سکتی ہے۔ جھوٹ سے اعتماد کا قتل ہوتا ہے، جس کے بغیر کوئی معاشرتی نظام نہیں چل سکتا۔

دھوکہ دہی اور فریب

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ﴿1﴾ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ"(المطففین:1-2)"

دھوکہ دینا تجارتی، ذاتی یا سیاسی سطح پر ہو، اسلام اس کو ظلم قرار دیتا ہے۔ قرآن ہر قسم کی فریب کاری سے منع کرتا ہے اور دیانت کو بنیاد بناتا ہے۔

فحاشی اور بے حیائی

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ ۖ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا"(الاسراء:32)"

اسلامی معاشرہ حیا، پاکدامنی، اور حدود کی پاسداری پر قائم ہوتا ہے۔ قرآن واضح طور پر فحاشی، عریانی، اور بے راہ روی کے خلاف ہے، اور معاشرتی تطہیر کی تاکید کرتا ہے۔

سماجی بے حسی

أَرَ أَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ﴿1﴾ فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ﴿2﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ "(الماعون: 1-3)"

سماجی بے حسی جیسے یتیموں اور محتاجوں کی مدد نہ کرنا، ایک ایسا جرم ہے جسے قرآن دین کی نفی کے مترادف قرار دیتا ہے۔ اس کے برعکس قرآن سخاوت، ہمدردی، اور اجتماعی فلاح پر زور دیتا ہے۔

نتیجہ

قرآن مجید عصرِ حاضر کے تمام اخلاقی بحرانوں کا صرف روحانی یا نظریاتی حل نہیں دیتا بلکہ ان کے لئے عملی، معاشرتی، اور قانونی ہدایات بھی فراہم کرتا ہے۔ قرآنی اخلاقیات کو اگر انفرادی اور اجتماعی سطح پر اپنایا جائے تو کرپشن، جھوٹ، دھوکہ، فحاشی، اور بے حسی جیسے مہلک امراض کا مؤثر علاج ممکن ہے۔ قرآن ہمیں ایک ایسا معاشرہ قائم کرنے کی دعوت دیتا ہے جو عدل، احسان، امانت اور احساس پر مبنی ہو۔

خلاصہ

قرآن مجید کی اخلاقی تعلیمات انسانی معاشرے کو توازن، عدل، ہمدردی، اور رواداری کی بنیاد پر قائم کرنے کا درس دیتی ہیں۔ موجودہ دور کے سماجی چیلنجز، جیسے کہ معاشرتی انتشار، مادیّت پسندی، اخلاقی پستی اور خاندانی بگاڑ، دراصل انسان کی فطری ہدایت سے دوری کا نتیجہ ہیں۔ قرآنی تعلیمات ہمیں یہ سکھاتی ہیں کہ اگر انسان سچائی، عدل، صبر اور احسان جیسے اصولوں کو اپنائے تو نہ صرف انفرادی زندگی سنورتی ہے بلکہ ایک بہتر معاشرہ بھی تشکیل پاتا ہے۔ یہ تحقیق اس بات پر زور دیتی ہے کہ قرآنی اخلاقیات کا عملی نفاذ ہی عصرِ حاضر کے پیچیدہ سماجی مسائل کا پائیدار حل فراہم کر سکتا ہے۔

حوالہ جات

مولانا مودودی، تفہیم القرآن، لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، 2000

مولانا امین احسن اصلاحی، تدبرِ قرآن، لاہور: مرکزی انجمن خدام القرآن، 2005

ڈاکٹر اسرار احمد، درسِ قرآن، کراچی: تنظیم اسلامی، 2002

مفتی تقی عثمانی، اسلامی معاشرت، کراچی: مکتبہ دارالعلوم، 2010

ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضراتِ قرآن، اسلام آباد: بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، 2006

مولانا وحید الدین خان، قرآن کی فکری تعلیم، دہلی: مکتبہ الفہیم، 1999

پروفیسر خورشید احمد، اسلام کا نظریۂ اخلاق، لاہور: ادارہ معارف اسلامی، 1994

ڈاکٹر حمید اللہ، اسلام کا نظامِ زندگی، اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، 1983

شیخ سعدی، گلستانِ سعدی (اخلاقی حکایات)، ترجمہ: مولانا عبد الکریم، لاہور

مولانا اشرف علی تھانوی، اصلاحی خطبات، مکتبہ اشرفیہ، ملتان، 1985

ڈاکٹر فرید پراچہ، اسلامی معاشرہ اور قرآنی رہنمائی، لاہور: منصورہ، 2011

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، اسلامی اخلاقیات کی بنیادیں، لاہور: اسلامی کتب خانہ، 2015

مولانا عبد المجید دریابادی، تفسیر قرآن، دہلی: مجلس اشاعت، 1998

ڈاکٹر محمد طاہر القادری، قرآنی اخلاقیات، لاہور: منہاج القرآن، 2009

ڈاکٹر محمود غازی، انسان اور قرآن، اسلام آباد: بین الاقوامی یونیورسٹی، 2003

ڈاکٹر محمد ضیاء، قرآن اور سماجی انصاف، پشاور: اسلامک ریسرچ سینٹر، 2017

ڈاکٹر فوزیہ تبسم، قرآنی اقدار اور جدید مسائل، جامعہ کراچی، 2021

مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، کراچی: ادارۃ المعارف، 1982

علامہ اقبال، جاوید نامہ (اخلاقی افکار)، لاہور: شیخ غلام علی، 1973

ڈاکٹر فہیم اختر، قرآن اور جدید معاشرتی چیلنجز، لاہور: قلم فاؤنڈیشن، 2020